الفضل
قادیان دارالامان
THE DAILY
ALFAZL QADIAN.
ٹیلیفون نمبر ۹۱
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
تار کا پتہ الفضل قادیان
جلد ۲۷ مورخہ ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ یوم ... مطابق ۷ فروری ۱۹۳۹ء نمبر ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

صاحبزادی امۃ الجمیل بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل سے بخار۔ کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولانا عبد الرحیم صاحب نیر۔ شیخ مبارک احمد صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی دل محمد صاحب ویرووال ضلع امرتسر میں ایک جلسہ کے لئے بھیجے گئے۔

مورخہ ۳ فروری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر مرزا اجمل بیگ صاحب خلف مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم کا نکاح مرزا محمد شریف صاحب کی لڑکی صغریٰ بیگم صاحبہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حصول اولاد کیلئے دُعا

"ایک شخص نے عرض کی۔ کہ حضور میرے لئے دُعا کریں۔ کہ میرے اولاد ہو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے یاد رکھو۔ یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔"
(الحکم نمبر ۴۔ جلد ۵۔ صفحہ ۱۱)

بے جا خواہشات

دُعا کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔
"کیا خدا کی محبت کا تعلق کم از کم ایسا بھی نہیں جیسا کہ بچّہ کا ماں سے۔ پھر بعض سوالات بے جا بھی ہوتے ہیں۔ بچہ آگ کو پکڑتا ہے۔ لیکن خواہ نخواہ روکا جاتا ہے۔ اور اپنے سوال سے محروم رکھا جاتا ہے کیا یہ ہماری سب خواہشیں عقل صحیح سے نکلی ہیں اکثر لوگ بعد میں خود ہی متنبہ ہو جاتے ہیں۔ کہ ہماری فلاں خواہش غلط تھی۔" (الحکم ۸ فروری سنہ ۱۹۰۱ء)

ذکور کا اثر اناث پر

"ملوک کے خیالات مذہب طرز لباس وغیرہ ہر قسم کے امور کا اخلاقی ہوں۔ یا مذہبی بہت بڑا اثر رعایا پر پڑتا ہے جیسے ذکور کا اثر اناث پر پڑتا ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء"۔ (الحکم ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء)

سخت الفاظ کی تہہ میں نیک نیتی کا جذبہ

"ہمارے قلم سے مخالف کے حق میں جو کچھ الفاظ سخت نکلتے ہیں۔ وہ محض نیک نیتی سے نکلتے ہیں جیسے ماں بچہ کو کبھی سخت الفاظ سے بولتی ہے۔ مگر اس کا دل درد سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء)

جہیز کیا ہے؟

۱۶۶

"عورتوں کو جو سامان والدین سے ملتا ہے۔ اس کو جہیز کہتے ہیں۔ ایسا ہی مردہ کے لئے جو سامان دفن کیا جاتا ہے۔ اس کو تجہیز و تکفین کہتے ہیں۔ ان دونوں کی حالت میں ایک مناسبت ہے۔ لڑکی شادی کے وقت اپنے گھر سے گویا ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ عورت میں ایک جوہر قابل رکھا گیا ہے۔ کہ اس سے اولاد پیدا ہو۔ اور اس جوہر کے سبب اس کو لامحالہ اپنے گھر سے وداع ہونا پڑتا ہے۔ ایسا ہی انسان میں دیدار الٰہی کے حصول کا جوہر قابل رکھا گیا ہے۔ مگر دیدار الٰہی اس دُنیا میں حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آیت لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار سے ظاہر ہے۔ پس حصول الٰہی کے جوہر قابل کی وجہ سے بالضرور انسان کو اس عالم سے علیحدہ ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑتا ہے۔" (الحکم نمبر ۱۴ جلد ۵)

چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنیوالی جماعتوں کا شکریہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کو ہر شخص کے لئے لازمی قرار دیتے ہوئے اس کی شرح دس فیصدی مقرر فرمائی تھی۔ اور اس کا ادا کرنا اسی طرح ضروری قرار دیا گیا تھا جس طرح دیگر مستقل لازمی چندوں کا۔ چنانچہ جن جماعتوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ پورا پورا ادا کر دیا ہے۔ ان کے نام ذیل میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے حصہ کا چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کیا ان کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے بقائے ادا فرمائیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین کے حضور برائے دعا پیش کئے جا رہے ہیں دوسری جماعتوں کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے نام بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں درج ہو کر حضرت امیر المومنین کے حضور پیش ہوں۔ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں مفصلہ ذیل ہیں۔ ناظر بیت المال

نمبر شمار	نام جماعت						
		۲۱	کالرا دیوان سنگھ	۴۲	قیام	۶۳	ماریشس
۱	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۲	کوٹ احمدیاں	۴۳	چک ۲۵/۷ گ ب	۶۴	مسقط
۲	بدوملہی	۲۳	چک ۷/۸ ج	۴۴	ڈنگہ	۶۵	ساہنے وال۔ نند پور
۳	گنج لاہور	۲۴	چک ۳۳۳ - ۳۲	۴۵	گھٹیر	۶۶	گھسیٹ پور
۴	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۵	طالب پور پنگرال	۴۶	بھبلہ	۶۷	کھیوہ چک
۵	جھنگ مگھیانہ	۲۶	لودھی ننگل	۴۷	بھیہ دبلانی	۶۸	دھنی دیو چک ۳۳۲
۶	لنڈی کوتل	۲۷	کلو سوہل دگھمنج	۴۸	ٹھیاں سامیاں	۶۹	کلیا نپور ۲۴۳
۷	کوٹ فتح خان	۲۸	تلونڈی راماں	۴۹	سوک کلاں	۷۰	احمد آباد
۸	جالندھر شہر	۲۹	چوہدری والہ	۵۰	کالا گوجراں	۷۱	چک ۵۶۵/۵۶۴
۹	سرہند	۳۰	کڑی افغاناں	۵۱	چک ۱۵۲/۲۰ ب	۷۲	گرگھوڑال چک ۱۲۱
۱۰	بٹھنڈہ	۳۱	لمین کرال	۵۲	جلہ آرائیاں	۷۳	چک ۹ چوہدریوالہ
۱۱	آگرہ	۳۲	میانی شیرا	۵۳	گوڑہ مریج نو محل	۷۴	چک ۸/۱۴ ۶
۱۲	حیدر آباد دکن	۳۳	رحیم آباد	۵۴	رائے پور		کوٹ غلام محمد
۱۳	سکندر آباد	۳۴	دیوانی وال کلاں	۵۵	برنالہ	۷۵	کتھوالی چک ۳۱۲
۱۴	عثمان آباد	۳۵	عینوہ باجوہ رنگے	۵۶	کاہنور	۷۶	ماموں کانجن
۱۵	شموگا	۳۶	رجبانہ	۵۷	کوٹ مہر محمد بوٹا	۷۷	چک ۱۹۵ جنڈانوالہ
۱۶	چندوسی	۳۷	دوبجو وال گا توالی		چک ۲۷	۷۸	رتو چک
۱۷	فیض آباد	۳۸	سندر گڑھ	۵۸	سری یار دبن پڑا	۷۹	چک ۸۷ - ۸۶
۱۸	رائے پور	۳۹	کھچو چک	۵۹	بھاڈنگ کاٹھیا واڑ	۸۰	پسر ور نوشہرہ
۱۹	لودھی ننگل	۴۰	تو نیکی	۶۰	سیلون کولمبو	۸۱	گھوڑیواہ بگول
۲۰	شیخ پور	۴۱	تلونڈی راہ والی	۶۱	گوٹی	۸۲	نگر یا مقام ہنگال
				۶۲	الکنور		

یوم التبلیغ اور اس کی ضروریات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرا یوم التبلیغ قریب آ رہا ہے۔ یہ یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اپنی ملاقات کا دائرہ وسیع کریں بالخصوص ان لوگوں میں جو سلامتی پسند اور حق کے طالب ہیں۔ دفتر نشر و اشاعت نے اس کے لئے حسب ذیل ٹریکٹ چھپوانے کا انتظام کیا ہے۔ جو جماعتوں کو کچھ تو مفت تقسیم کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور کچھ مندرجہ ذیل قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

(۱) وہی ہمارا کرشن اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سیکڑہ ہندی (چار صفحے کا ٹریکٹ) چھ آنے سیکڑہ

(۲) بھگوان کرشن کا اوتار اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سیکڑہ ہندی (چار صفحے کا ٹریکٹ) چھ آنے سیکڑہ

(۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائیبل اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سیکڑہ

(۴) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے سکھ کتب اردو آٹھ صفحے کا ٹریکٹ آٹھ آنے سیکڑہ

(۵) صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب گورمکھی ساڑھے بارہ آنے سیکڑہ

(۶) ایکتا کا اوتار گورمکھی کتابی سائز ۲۴ صفحے ایک روپیہ چار آنہ سیکڑہ

(۷) پیغام صلح گورمکھی پانچ روپے سیکڑہ

(۸) سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گورمکھی آٹھ آنے فی کاپی

(۹) قرآن شریف گورمکھی ایک روپیہ چار آنے فی کاپی

نظارت دعوۃ و تبلیغ امسال اپنی طرف سے دس ہزار ٹریکٹ مختلف جماعتوں کو بھجوائیگی اس سے زیادہ مطالبہ کے لئے ٹریکٹوں کی قیمت اور ڈاک کا خرچ پیشگی موصول ہونا چاہیئے۔

ان ٹریکٹوں کے علاوہ اگر جماعتوں میں کسی نے اور ٹریکٹ تیار کئے ہوئے ہوں تو وہ بھی بھیج کر اس شرح پر چھپوائے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ ٹریکٹ عام فائدہ کا ہوگا تو نظارت اسے کچھ اپنے خرچ پر بھی چھپوا سکتی ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

"یوم التبلیغ" ۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء کو مقرر ہوا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ایک راہ رو سکھ عورت پر کتے کا خطرناک حملہ

معلوم ہوا ہے کہ ۳۰ جنوری کو ایک سکھ عورت معہ اپنے چند رشتہ دار مردوں کے موضع تارا سے موضع بگول کی طرف جا رہی تھی۔ دو تین مرد آگے فاصلہ پر تھے اور دو پیچھے جب وہ قادیان کے ایک بھٹہ کے قریب سے جو شیخ عبد الرحمن مصری کے مکان سے تھوڑی دور ہے گذری۔ تو سامنے سے ایک لڑکا جو شیخ عبد الرحمن مصری کا بتایا جاتا ہے۔ ایک بڑے قد کے کتے کو زنجیر سے پکڑے آ رہا تھا۔ عورت مذکور کا یہ بیان ہے جو کہ اس نے پولیس میں لکھایا ہے کہ اس نے دور سے ہی لڑکے کو کہا کہ کتے کو ایک طرف ہٹا لو ایسا نہ ہو کہ مجھ پر حملہ کر دے۔ مگر لڑکے نے کوئی پرواہ نہ کی۔ بلکہ جب وہ قریب آ گئی۔ تو اس نے کتے کی زنجیر دیدہ دانستہ ڈھیلی چھوڑ دی۔ کتے نے فوراً عورت پر حملہ کر دیا۔ جس سے وہ سخت زخمی ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ شدت تکلیف اور خوف سے وہ بے ہوش ہو گئی ص۴

ص۴ مرد جو پیچھے آ رہے تھے۔ انہوں نے لڑکے کو پکڑنا چاہا۔ مگر وہ مصری کے مکان کی طرف بھاگ گیا۔ عورت مذکور نور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ رپورٹ قادیان کی پولیس نے درج کر لی ہے۔ لیکن چونکہ وقوعہ تھانہ کاہنوان کی حد میں ہوا ہے۔ اس لئے تفتیش اس تھانہ کی پولیس کے ذمہ ہے۔

بدری صحابہ کا مقام حاصل کرنے کیلئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "تحریک جدید کی مالی قربانیوں" کا اجراء فرما کر جماعت احمدیہ پر جس قدر احسان فرمایا ہے۔ کہ اس کے بدلے میں جماعت احمدیہ جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائے کم ہیں۔ اس لئے کہ موعود خلیفہ نے خدا تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت اس تحریک کا اعلان کر کے ایک رنگ میں جماعت کو صحابہ کرامؓ سے ملا دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کھلی پیشگوئی جو پانچ ہزاری سپاہیوں کے متعلق ہے۔ اس تحریک کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اور ہر سچے احمدی کے دل میں یہ خواہش اور تڑپ ہے کہ وہ تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہو۔ کیونکہ تحریک جدید کی قربانیوں میں شامل ہونے والے ہی وہ لوگ ہیں جو" اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسطرح مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ بدر کی جنگ میں مورد ہوئے"

پس بدری صحابہؓ کا مقام حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو پوری کوشش کرنی چاہیئے اس لئے کہ یہ موقعہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے چودہ سو سال کے بعد عطا فرمایا پس ہر احمدی کو تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں اپنی توفیق کے مطابق شامل ہونا چاہیئے اور یاد رہے کہ تحریک جدید میں پانچ روپیہ سے کم کا وعدہ اس لئے نہیں لیا جاتا۔ کہ جو احباب پانچ روپیہ کی توفیق نہیں رکھتے۔ وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نہ مخاطب ہیں اور نہ ان کے ثواب میں کمی آتی ہے۔ کیونکہ مخاطب وہی ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مگر پانچ سے کم والوں کے لئے بھی حضور نے یہ راستہ کھول دیا کہ ایسے احباب تحریک جدید کی کامیابیوں کے لئے دعائیں کر کے تحریک جدید میں مالی شمولیت کی کمی کو پورا کر سکتے ہیں۔

پس احباب کو تحریک جدید کی قربانیوں میں علے وعلے زیادہ سے زیادہ ۱۰ فروری تک جو آخری تاریخ ہے۔ اور جس خط پر مقامی مہر ۱۱ فروری کی ہوگی۔ حضور کے پیش کر دینے چاہئیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

رسالہ دین و دنیا کے متعلق اعلان

حال ہی میں ایک رسالہ دین و دنیا نامی ایک صاحب عبدالغنی صاحب احمدی نئی آبادی بھگواڑہ دروازہ جالندھر شہر نے شائع کیا ہے۔ اس کے بعض حصص عقائد کے لحاظ سے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے سراسر مخالف ہیں۔ مؤلف کی درخواست پر نظارت ہذا (تالیف و تصنیف) کی طرف سے مضامین رسالہ پر نظر ثانی ہو کر اصلاح طلب امور کے متعلق توجہ دلانے کے باوجود مؤلف رسالہ نے اصلاح نہیں کی۔ اور یونہی رسالہ شائع کر دیا۔ اس لئے اس کتاب کی اشاعت کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بند کیا جاتا ہے۔

ناظر تالیف و تصنیف

وصیتیں

نمبر ۵۳۰۴:۔ منکہ شریف احمد ولد چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش قوم جٹ باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حسن منزل دار الفضل قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ساڑھے بارہ کیلہ اراضی زرعی واقع چک ۱۰۵ جھنگ برانچ ڈاکخانہ زیدہ آباد ضلع لائل پور میں ہے۔ اس کے علاوہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بحساب وصیت دے دوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اس جائیداد کے علاوہ جو جائیداد میں پیدا کروں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ جس وقت میری کوئی آمد ہو جائیگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ شریف احمد باجوہ بی۔ اے حال متعلم ۵۶ مونٹ مورنسی ہال لاکالج لاہور۔ گواہ شد:۔ مشتاق احمد بقلم خود حسن منزل دار الفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام حسن سفید پوش حسن منزل دار الفضل قادیان۔

نمبر ۵۳۰۱:۔ منکہ محمد یوسف ولد غلام قادر قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادر آباد موضع جھول ڈاکخانہ خانپور۔ ضلع رحیم یار خاں۔ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میری اس وقت جائیداد ۷ کنال واقع موضع جھول تحصیل خانپور میں ہے جس کی قیمت ۹۵۴ روپے ہے۔ (۲) ایک مکان سکنی واقعہ محلہ ریتی چھلہ قادیان جو بطور رہن مبلغ ۷۰۰ روپے میں لیا گیا ہے۔ اس میں سے ۱/۴ حصہ قیمتی ۱۷۵ روپیہ میرے حصہ کا ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ (۳)۔ اس کے علاوہ سالانہ آمد جس قدر ہوگی۔ اس کے حصہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ کرتا رہوں گا (۴) میرے مرنے کے وقت آئندہ جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۵) اگر میں جائیداد کے حصہ وصیت کی رقم اپنی حین حیات میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں۔ تو وہ حصہ باقی ملکیت جائیداد سے منہا ہوگا۔ یہ وصیت روبرو گواہان ذیل کے لکھدی گئی ہے۔ تاکہ سند رہے۔ العبد محمد یوسف بقلم خود۔ گواہ شد۔ مولوی محمد اسمٰعیل بقلم خود۔ گواہ شد عبداللطیف سیکرٹری جماعت احمدیہ خانپور۔ ریاست بہاولپور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

١٤٩

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غلام جعفر ولد محمد بخش ذات کھرل۔ سکنہ اللہ یار جوئیہ۔ تحصیل شورکوٹ۔ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ~~۲۸~~ ۳/۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائیے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۴-۱-۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۴ فروری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سرکاری اشاعتوں اور خط و کتابت میں لفظ "ونیکلر" کا استعمال نہ کیا جائے۔ اس لفظ کے معنے ہیں غلاموں کی زبان۔

امرتسر ۴ فروری۔ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کو ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت حکومت پنجاب کی طرف سے ایک نوٹس دیا گیا ہے جس میں موضع دو کوہہ ضلع گورداسپور میں پندرہ روز کے لئے داخلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جہاں احرار ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب کو اس کا صدر بنایا گیا تھا۔

ٹوکیو ۴ فروری۔ جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جاپان روس بلکہ ہر مخالف کے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہے۔ ہمیں امریکہ کی اشتعال انگیزیوں کا کوئی نوٹس نہیں لینا چاہیئے۔ اور اشتعال میں آکر ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی کوئی کارروائی نہ کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۴ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین نے برطانیہ سے ۱۳۰۰ لاریاں خریدی ہیں۔ جو برہما روڈ سے وہاں پہنچائی جائینگی۔

قاہرہ ۴ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ شہزادی فوزیہ کی شادی ولی عہد ایران کے ساتھ ۶ مارچ کو منعقد ہوگی۔

شنگھائی ۴ فروری۔ جاپانی حکام نے چین کے دریائے پرل کے پل پر غیر جاپانی ٹریفک بالکل بند کر دیا ہے۔ اور اسے صرف فوجی مقاصد کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

جے پور ۴ فروری۔ ریاست جے پور میں باقاعدہ ستیہ آگرہ شروع ہو گیا ہے ہفتہ میں دو مرتبہ والنٹیروں کے جتھے وہاں جایا کریں گے۔ آج سیٹھ جمنا لال بجاج پھر ریاست میں داخل ہونگے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں رستہ ہی میں روک لیا جائے گا۔

خوشاب ۴ فروری۔ لیہ کے ایک ہندو نے اعلان کیا ہے کہ جب تک مالوی جی حضور نظام کا ایک لاکھ کا عطیہ واپس نہیں کریں گے۔ میں کچھ کھاؤں پیوں گا نہیں۔

نیویارک ۴ فروری۔ آج ۱۲ افراد امریکنوں نے جو جمہوریت سپین کے حامی ہیں اطالوی سفارت گاہ کے سامنے مظاہرے کئے اور مطالبہ کیا۔ کہ اطالوی اور جرمن سپاہی سپین سے واپس منگوا لئے جائیں

دہلی ۴ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ بیکاروں کے متعلق اعداد و شمار فراہم کرنے کا کام شروع کرنے کے لئے مدراس اور پنجاب کے سوا باقی سب حکومتوں نے متعلقہ اداروں کے نام ہدایات جاری کر دی ہیں۔ مدراس اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گورنمنٹ ہند کی سکیم کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتی۔

دہلی ۴ فروری۔ گورنر جنرل نے ایک کانگرسی ممبر کے بعض سوالات جو وہ مرکزی اسمبلی پوچھنا چاہتے تھے۔ اور جن میں ریاستوں میں ذمہ وار حکومت کے قیام کے سلسلہ میں پیرامونٹ پاور کی عام پالیسی کی وضاحت چاہی گئی تھی۔ مسترد کر دیا ہے

لنڈن ۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم مارچ میں اپنے ملک کو واپس آ رہے ہیں بشرطیکہ پارلیمنٹ نے آپ کو ہزرائل ہائینس تسلیم کر لیا۔ ڈچز کے متعلق تا حال کوئی اطلاع نہیں۔

لنڈن ۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے شمالی چین سے جن چینی لوگوں کو اپنی فوج میں بھرتی کیا تھا۔ انہوں نے بغاوت کر دی ہے۔ اور ان کی اکثریت چینی فوج میں شامل ہو کر جاپان کے خلاف لڑ رہی ہے۔ کئی مورچوں پر باغیوں نے جاپانی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اس بغاوت کو دبانے کے لئے جاپانی گورنمنٹ انتہائی سختی سے کام لے رہی ہے چنانچہ دو باغی چینیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

الہ آباد۔ ۴ فروری کانگرس کے مرکزی دفتر نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ کہ دو ماہ کا عرصہ ہوا مصر کی وفد پارٹی کے لیڈر نحاس پاشا اور بعض دوسرے لیڈروں کو تریپوری کانگرس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر قاہرہ سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ابھی تک یہ دعوت نامہ ان تک نہیں پہنچا۔ اس لئے دوبارہ انہیں دعوت دی گئی ہے۔

دہلی ۴ فروری مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر نے فرمایا۔ کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ کہ وسط یورپ کے بعض ممالک میں ہندوستان کی تجارت بہت کم ہو گئی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جرمنی کا ان ممالک میں اثر اس کا باعث ہو۔ اس سوال کا جواب کہ کیا گورنمنٹ اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے نفی میں دیا۔

لکھنؤ ۴ فروری معلوم ہوا ہے کہ ریاست نوگر تمک کے ہندو حکمران کو اس لئے گدی سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ کہ اس پر کانگرس کی امداد کا الزام تھا۔ اور پولیٹیکل ایجنٹ کو اس کے رویہ پر بہت اعتراض تھا۔ تین سو ستیہ آگرہی تین چار روز سے پولیٹیکل ایجنٹ کے بنگلے کے باہر بیٹھے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ راجہ کو بحال کیا جائے۔ اور ایجنٹ نے ان کی بات سننے کے بجائے باہر سے پولیس کی امداد طلب کی ہے۔ جو انہیں منتشر کر دے۔

بمبئی ۴ فروری بنگال اسمبلی کے ایک ممبر نے یہاں پارلیمنٹری سب کمیٹی کے صدر سردار پٹیل سے ملاقات کر کے بعض باتوں کے متعلق ان کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ تو انہوں نے جواب میں کہا۔ کہ کانگرس کے نئے صدر کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اس لئے پارلیمنٹری کمیٹی اب مزید ذمہ داریوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی

بلگریڈ ۴ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ باہمی اختلافات کی وجہ سے گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ اپوزیشن کے ممبر واک آوٹ کر گئے۔

ٹوکیو ۴ فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان ٹوکیو میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کر رہی ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ دوسرے ممالک کو جاپان کے رویہ سے آگاہ کیا جائے

الہ آباد ۴ فروری۔ آل انڈیا کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اعتدال پسند ممبروں اور سبھاش بابو کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے پنڈت جواہر لال صاحب بہت کوشش کر رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ یہ قضیہ جلد ختم ہو جائے گا۔ مسٹر بوس یا تو موجودہ پالیسی کے سامنے جھک جائیں گے۔ یا پھر صدارت سے مستعفی ہو جائیں گے۔

بمبئی ۴ فروری مشہور کانگرسی لیڈر مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی نے اپنی وفات سے قبل کچھ روپیہ مسٹر بوس کے حوالہ کیا تھا۔ اور ایک وصیت کے رو سے اسے غیر ممالک میں پروپیگنڈا کے لئے خرچ کرنے کو کہا تھا۔ مگر آپ کے ورثاء نے اس روپیہ کی واپسی کے لئے ہائیکورٹ میں درخواست دی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ وصیت ناجائز ہے۔

بمبئی ۴ فروری۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ گورنر بمبئی کا فرض ہے کہ راجکوٹ کی شورش کے متعلق حکومت ہند کو لکھے۔ اور اسے ختم کرا دے۔ برٹش ریذیڈنٹ نے ٹھاکر کو قیدی بنا رکھا ہے۔ اگر صورت حالات میں اصلاح نہ کی گئی۔ تو بمبئی کے کانگرسی وزراء مستعفی ہو جائیں گے

لاہور۔ پنجاب اسمبلی کے ایک سکھ ممبر کو پولیس نے اس لئے گرفتار کر لیا ہے کہ اس پر شہید گنج فنڈ میں سے ایک ہزار روپیہ غبن کرنے کا الزام ہے۔ اس شورش کے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری آخری تاریخ ہے جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے ؂

۳۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں ؂

۴۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ اُن کی لسٹ راستہ میں ضائع ہو گئی ہو۔ یا ممکن ہے سیکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستہ میں لسٹ غائب ہو گئی۔ یا سیکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا ؂

۵۔ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری خود نادہند ہو اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو۔ مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ داری بھی افراد ہی پر ہو گی ؂

۶۔ بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جنکا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مہیا کرے ؂

۷۔ جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں۔ تحریکِ جدید سے تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائے گی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اور کوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجبِ ثواب ؂

۸۔ لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں کہ شائد ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ دار کون ہو سکتا ہے۔ مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالیٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے ؂

۹۔ جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وُہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہونچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کر سکے۔ دُوسرے کے روپیہ سے آپ کو حاصل ہو جائے ؂

۱۰۔ سب سے آخر میں آپکو یہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور انکی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں۔ کروڑوں بندگانِ خدا کو خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو ؂ اَللّٰھُمَّ اٰمین

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

عید الاضحی کے موقعہ پر افسوسناک فسادات

اب کے عید الضحٰی کی تقریب عام طور پر خیریت سے گزری۔ اور جہاں جہاں اس موقعہ پر کسی قسم کے فساد اور خون خرابہ کا ڈر تھا۔ وہاں امن رہا تاہم یہ کہنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ کہ بغیر کسی حادثہ کے یہ تقریب گزر گئی۔ اور مسلمانوں کو برادران وطن کے تشدد کا نشانہ نہیں بننا پڑا۔ کیونکہ ہندوستان کے مختلف کونوں میں تین مقامات ایسے نکل ہی آئے۔ جہاں عید کے موقعہ پر فتنہ و فساد اور قتل کے واقعات ہوئے۔

ان واقعات میں سے ایک تو علاقہ بہار کے قصبہ پورنیا میں ہوا۔ وہاں کے ہندوؤں نے مسلمانوں پر اس شدت سے حملہ کیا۔ کہ پولیس معمولی ذرائع سے انہیں باز نہ رکھ سکی۔ اور آخر اسے گولی چلانی پڑی۔ دوسرا واقعہ کلکتہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر موضع سوڈی پور میں ہوا۔ جہاں ہندوؤں نے مسلمانوں سے زبردستی قربانی کی گائے چھیننے کی کوشش کی۔ اس پر فساد ہو گیا۔ جس میں متعدد ہندو اور مسلمان زخمی ہوئے۔

تیسرا واقعہ جو سب سے زیادہ افسوسناک۔ اور رنجیدہ ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا ہے۔ اگر ان اطلاعات کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ جو وہاں کے ہندوؤں کی مسلمانوں کے خلاف چیرہ دستیوں کے متعلق شائع ہو رہی ہیں۔ اور صرف سرکاری بیان کو ہی پیش نظر رکھا جائے۔ تو بھی صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے خواہ مخواہ فساد کی طرح ڈالی۔ ایک غلط افواہ کی بناء پر مسلمانوں کے خلاف اٹھ دوڑے۔ اور جب مسلمانوں کا ایک مجمع بازار میں سے گزر رہا تھا۔ تو اس پر اینٹ پتھروں سے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ اس کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس میں ہندوؤں نے زیادہ حصہ لیا۔ یا مسلمانوں نے۔ کیونکہ فساد شروع ہونے کے بعد اس کی تعیین عام طور پر ممکن نہیں۔ اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے۔ دیکھنا صرف یہ چاہیئے۔ کہ فساد کا بانی مبانی کون ہے۔ اور کس نے بارود میں چنگاری ڈالی۔ اس کی ذمہ داری صریح طور پر ہندوؤں پر عائد ہوتی ہے۔

اس فساد میں نہ صرف کئی ایک جانیں ضائع ہوئیں۔ بلکہ ایک سو سے زائد دوکانیں بھی جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دی گئی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ مسلمانوں کو قربانی کے مذہبی فریضہ کی ادائیگی سے باز رکھنے کے لئے ہندو اس قدر تشدد پر کیوں اتر آتے ہیں۔ سال بھر ہر جگہ مذابح میں گائیں ذبح ہوتی رہتی ہیں۔ چھاؤنیوں میں ہزاروں گائیں ذبح کی جاتی ہیں۔ مگر اس سے ہندوؤں کے جذبات کو کوئی ٹھیس نہیں لگتی۔ لیکن عید الاضحٰی آتے ہی ایسا جنون ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ کہ وہ مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہر سال کسی نہ کسی جگہ اس خطرناک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ کہ وہاں کے باشندوں میں مدتوں غصہ۔ اور ناراضی کے جذبات بھڑکتے رہتے ہیں۔ عید الاضحٰی کے موقعہ پر فساد کرنے کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کی ایک مقدس مذہبی تقریب میں بدمزگی پیدا کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ان پر واضح کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں ہم اپنے مذہبی فرائض بھی آزادی اور آرام کے ساتھ ادا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مسلمانوں کے قلوب میں ہر سال یہ خیال پیدا کرتے جانے سے ظاہر ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کے بڑے بڑے مدعی اس موقعہ پر بالکل خاموش اور دم بخود بیٹھے رہتے ہیں۔ ملک میں پھر کر لوگوں کو یہ تلقین کرنا تو الگ رہا کہ وہ ایک دوسرے کے مذہبی امور میں مداخلت نہ کریں۔ بلکہ رواداری اور حسن سلوک سے کام لیں۔ ان سے اتنا نہیں ہو سکتا۔ کہ اخبارات میں اعلانات ہی کرا دیں۔ ہر سال کہیں نہ کہیں جھگڑا فساد اور کشت و خون محض اس لئے ہو جاتا ہے۔ کہ ہندو خواہ مخواہ مسلمانوں کو ان کے ایک ایسے حق سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ جو انہیں قانونی اور مذہبی طور پر حاصل ہے۔ اور جس سے زبردستی محروم کیا جانا وہ قیامت تک گوارا نہیں کریں گے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ یا تو ہندوؤں اور مسلمانوں کے ذمہ دار اور بااثر اصحاب گائے ذبح کرنے کے متعلق آپس میں کوئی ایسا منصفانہ سمجھوتہ کریں جس پر اپنے اپنے حلقہ میں عمل کرا سکیں یا پھر اپنے اپنے ہم مذہبوں کو پوری طرح ذہن نشین کرائیں کہ کسی کے مذہبی معاملہ میں دخل نہ دیا جائے۔

سیرت النبی کے جلسوں کو کامیاب بنانے کے متعلق چند تجاویز

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تحریک ایک اہم اور ضروری تحریک ہے جس کو زیادہ سے زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانا ہمارا فرض ہے۔ اس کے لئے ایک صورت یہ بھی ہے۔ کہ جہاں جہاں ایسے جلسے منعقد ہوں۔ وہاں کے ذمہ وار اصحاب ایسی باتیں نوٹ کر کے دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوا دیا کریں۔ جو تجربہ کے رُو سے مفید یا مضر ثابت ہوں۔ تاکہ ان کے متعلق آئندہ سال مناسب اور ضروری ہدایات جماعتوں کو دی جا سکیں۔

اس قسم کی ایک رپورٹ جناب قاضی محمد اسلم صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ارسال کی ہے جس میں بہت مفید باتیں درج کی ہیں۔ ان میں سے جو باتیں احباب کو آئندہ جلسہ سیرت النبی میں فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ ان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:-

سب سے پہلی بات قاضی صاحب نے یہ لکھی ہے۔ کہ جلسہ منعقد ہونے کا جو وقت مقرر کیا جائے۔ اور جس کا اعلان کیا جائے۔ احمدی احباب کو اس کی سختی کے ساتھ پابندی کرنی چاہیئے۔ یعنی کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اپنے مقامی جلسہ میں شریک ہو سکتا ہو۔ مگر وقت مقررہ سے پہلے پہلے جلسہ گاہ میں نہ پہونچ جائے۔ تاکہ غیر احمدی اور غیر مسلم حاضرین جماعت احمدیہ کو وقت کی پابندی کا بھی عامل پائیں۔

(۲) بڑے بڑے شہروں میں جلسہ کا اعلان ہینڈ بلز۔ اور اشتہارات سے کرانا چاہیئے۔ اور طلباء کے ذریعہ پروفیسروں اور طلباء اور علم دوست طبقہ کو شمولیت جلسہ کی تحریک کرنی چاہیئے۔ یہ بہت مفید طریق ہے کیونکہ عموماً اس طبقہ سے طلباء کا تعلق رہتا ہے۔

(۳) جلسہ میں اس بات کی پوری پوری احتیاط کی جائے۔ کہ تقریروں میں فرقہ وارانہ نکتہ چینی اور اعتراض و جواب کی جھلک نہ پیدا ہو۔ اگر کوئی مقرر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی ایسی بات کہدے۔ جو درست نہ ہو۔ تو اسکی تردید کے لئے ایسے رنگ میں آمادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ بحث و مباحثہ کا رنگ اختیار کر لیا جائے۔ بالخصوص احمدی مقرروں کو مقررہ موضوع کی پابندی نہایت احتیاط سے کرنی چاہیئے۔

(۴) مقررین کے انتخاب میں پورے غور و خوض سے کام لینا چاہیئے۔ اور ان کی تعداد بہت زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ ان کے انتخاب کے لئے پہلے فہرست مرتب کرنی چاہیئے۔ اور پھر جو مل سکیں ان کو پروگرام میں شامل کرنا چاہیئے۔ اور ان کو تقریر کے متعلق ضروری لٹریچر مہیا کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ تقریر کی تیاری عمدگی سے کر سکیں۔ ہر مقرر کے لئے وقت مقرر کر دیا جائے۔

(۵) غیر احمدی اصحاب کو خصوصیت سے جلسوں میں شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ غیر احمدی نعت خوانوں کو بھی مدعو کرنا چاہیئے۔ ...

۱۴۶

"پیغام صلح" کے نزدیک "امیر پیغام" غالی اور وحدت ملی کے دشمن ہیں

اخبار "پیغام صلح" نے اپنے ۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لکھا ہے۔

"آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا خواہ وہ نیا ہو یا پرانا۔ وہ لوگ جو آنحضرت کے بعد کسی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ غالی ہیں اور وحدت ملی کے دشمن۔ انہیں اپنے اس گستاخانہ اقدام پر شرم آنی چاہیئے"۔

قطع نظر اس سے کہ "پیغام صلح" نے جماعت احمدیہ کے ایک اہم عقیدہ کے خلاف خامہ فرسائی کرتے ہوئے اپنے اخلاق کا کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کیا پھر اس امر کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے کہ "پیغام صلح" نے جو بات جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ ہمارا نکالا ہوا عقیدہ نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کا پیش کردہ حقیقت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان فرمودہ عقیدہ ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحدی کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ ہم اس وقت یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ خود مولوی محمد علی صاحب یہی عقیدہ رکھتے اور دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

اول۔ "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ نیا نبی ہو یا پرانا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جسکو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کردئے۔ مگر آپ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ . . . . آنحضرت کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی۔ البتہ آپ کے بعد شریعت کوئی نئی نہیں آسکتی۔"

(رسالہ ریویو اردو جلد ۵ صفحہ ۱۸۶ بابت مئی ۱۹۰۶ء)

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند نہیں۔ بلکہ ایسا نبی آسکتا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع ہو۔ جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق فاضلہ سے نور حاصل کرے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو نبی بن کر آنے سے نہیں روکتی۔ یہی عقیدہ جماعت احمدیہ کا ہے اس وجہ سے اگر "پیغام صلح" کے نزدیک جماعت احمدیہ غالی اور وحدت ملی کی دشمن ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کو بھی اسے غالی اور وحدت ملی کا دشمن قرار دینا چاہیئے۔

(دوئم) پھر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں

"اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے۔ اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کرے گا۔ اور اس کا نام مسیح موعود ہوگا۔ سو ایسا ہی ہوا کہ . . . اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت مرزا غلام احمد کو مامور فرمایا۔"

(ریویو جلد ۵ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۴)

اس حوالہ میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کیا ہے۔

(سوئم) پھر مولوی صاحب و اخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ الآیۃ کی تشریح میں لکھتے ہیں۔

"نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا"۔ . . . .

(ریویو اردو جلد ۶ بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۹۶)

بطور مثال کے صرف یہ تین حوالے درج کئے ہیں۔ ورنہ ریویو اردو جس کے مولوی محمد علی صاحب ۱۹۰۲ء سے لے کر ۱۹۱۴ء تک ایڈیٹر رہے۔ وہ تمام فائل ایسے حوالجات سے بھرے پڑے ہیں اب پیغام صلح بتائے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت جاری نہیں۔ تو مولوی صاحب کے ان صاف اور صریح حوالجات کا کیا مطلب ہے۔ مولوی صاحب نے آج تک کبھی ان حوالجات کے درست نہ ہونے کا اعلان نہیں کیا۔ اور نہ کبھی انہوں نے یہ کہا ہے۔ کہ یہ ان کی تحریریں نہیں ہیں۔ بلکہ وہ یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ "میں پہلے بھی اسی (عقیدہ) پر قائم تھا۔ اب بھی اسی پر قائم ہوں"۔

پھر یہ عقیدہ نہ صرف اکیلے اہل پیغام کے "حضرت امیر" کا ہے۔ بلکہ تمام اہل پیغام "پیغام صلح" میں ہی یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا نبی اور رسول مانتے ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا:۔

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے۔ کہ اخبار ہذا (یعنے پیغام صلح) کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ اور جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے۔ اس سے کم و بیش کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ . . . . . اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

اس اعلان سے ظاہر ہے کہ سب غیر مبایعین رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے اور وہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے عقیدہ پر قائم تھے۔ حتیٰ کہ اس عقیدے میں خلافت اولےٰ تک ہمارے ساتھ متفق اللسان تھے۔ اس کے خلاف اگر کوئی اہل پیغام کا عقیدہ سمجھتا۔ تو اسے خدا تعالےٰ کا حلف اٹھا کر یقین دلایا جاتا تھا۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی و رسول ہی مانتے ہیں۔

پس اگر یہ عقیدہ غلو اور وحدت ملی سے دشمنی ہے۔ تو اس کا ارتکاب سب اہل پیغام کر چکے ہیں۔ اور جب تک وہ اپنی تمام ان سابقہ تحریروں کو دنیا سے نابود نہ کر دیں۔ جن میں انہوں نے صاف اور واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی تسلیم کیا ہے۔ اس وقت تک ان کا کوئی حق نہیں کہ اس عقیدہ کی بناء پر دوسروں کو غالی قرار دیں۔ اور اپنے آپ کو صراط مستقیم پر قائم بتائیں۔

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ان کی طرف سے ماہوار رپورٹ کے دیر سے پہنچنے کی وجہ سے رپورٹ کارگزاری کے مرتب کرنے اور شائع کروانے میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے از راہ کرم تمام مجالس اپنی رپورٹیں مہینے کے پہلے ہفتہ میں ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ کام میں حرج واقع نہ ہو۔ اور رپورٹ جلد از جلد شائع ہو سکے۔

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک اہم اور مفید تجویز

مجالس خدام الاحمدیہ اور ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام

خدا تعالےٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے علم بھی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ ظاہری علوم رُوحانی علوم کو سمجھنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ ہمارے آقا سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کامل شاگرد یعنی موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو بے بہار روحانی خزائے اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ اُن سے فائدہ اٹھانے کے لئے ظاہری علم کی اشد ضرورت ہے۔ اور علم سے ہی خدا تعالےٰ کی حقیقی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت ہندوستان دوسرے متمدن ممالک سے علم کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ مسلمان تو دُوسروں سے بھی بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم پڑھنا ہر مومن مرد و عورت کے لئے فرض ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس اہم ارشاد پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وُہ کسی سے پوشیدہ نہیں روز بروز قعر مذلت میں گرتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اب وُہ نقشہ ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر مسلمانوں کی حالت کا کھینچا تھا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ کہ اللہ تعالےٰ علم یکبارگی نہیں اُٹھائے گا۔ یہاں تک کہ کوئی عالم دُنیا میں نہ رہے گا۔ اور لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے پس ان سے مسائل پوچھے جائیں گے اور وُہ بغیر علم کے فتوے دیں گے وُہ خود بھی گمراہ ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ چنانچہ عام طور پر آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے:۔

مسلمانوں کی جب یہ حالت ہوگئی تو خدا تعالےٰ نے قادیان جیسی گمنام بستی میں اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر روحانی علم کے خزانے کھول دیئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

"وُہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہُوں اگر کوئی ملے امیدوار"

جماعت احمدیہ جس کا فرض اولین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہُوئی تعلیم کو دُنیا میں پھیلانا ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس اہم ارشاد کی پوری طرح تعمیل کرے کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ۔ گو خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو اگر نسبت کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو جماعت کا اکثر حصہ تعلیم یافتہ ہے۔ مگر جو غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ خواہ وہ قلیل تعداد میں ہی ہوں ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کو بھی ضروری علم پڑھا دیں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ پہلے تو حضُور نے قادیان کے تمام محلہ جات کے ناخواندگان کی فہرستیں تیار کرائیں پھر حضُور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کو ان پڑھوں کو تعلیم دینے کا خاص طور پر ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں فرمایا۔ کہ تمہیں چاہیئے۔ ایسے طور پر کام کرو۔ کہ قادیان میں ناخواندہ شخص کوئی نہ رہے۔ بلکہ ہر ایک شخص کم از کم قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتا ہو۔ نماز اور اس کا ترجمہ اچھی طرح سے جانتا ہو۔ لکھ پڑھ سکتا ہو۔ اور کم از کم اخبار الفضل کا مطالعہ کر سکے۔ حضُور نے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا۔ کہ تمہیں وقت کی تعیین کر لینی چاہیئے۔ کہ اتنے عرصہ میں کورس ختم کروانا ہے۔ چنانچہ حضور کی اس ہدایت کے ماتحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم نے محلہ دارالرحمت میں ناخواندگان کو پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ جس میں ہماری جماعت کا ہی فائدہ ہے۔

پس میں نے چاہا۔ کہ بیرونی جماعتوں کے احباب کو بھی تحریک کروں۔ کہ وُہ بھی اس کار خیر میں شامل ہو کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔ چونکہ یہ نہایت اہم اور مفید تحریک ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ بیرونی جماعتیں بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے اپنے ہاں کے ناخواندہ احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری تعلیم کا انتظام کریں:۔

پس تعلیم یافتہ احباب کے لئے خدمت دین کا یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے۔ جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ وُہ اس سکیم کو اپنے پروگرام میں داخل کر لیں۔ اور پوری سرگرمی سے ناخواندگان کو پڑھانا شروع کر دیں۔ خدا تعالےٰ نے مومنوں کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی جو کچھ خدا تعالےٰ نے اُن کو دیا ہے۔ اس سے خرچ کرتے ہیں۔ پھر علم تو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوگا۔ بلکہ بڑھے گا۔

پس جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ وُہ اپنے ہاں ناخواندگان کی فہرستیں تیار کر کے انتہائی کوشش کریں۔ کہ ان کے ہاں کوئی ناخواندہ احمدی نہ رہے۔ اور جہاں یہ مجلسیں قائم نہ ہوں۔ وہاں دوسرے احباب یہ کام اپنے ذمہ لیں۔ اور اس مبارک کام کو جلد شروع کر دیں۔ جہاں جہاں احمدیوں کی تعلیم کا اس رنگ میں انتظام کیا جائے۔ وہاں اگر کوئی غیر احمدی بھی تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ تو بڑی خوشی سے اسے بھی پڑھایا جائے۔ بلکہ غیر احمدیوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وُہ بھی اس سکیم سے فائدہ اٹھائیں۔ خدام الاحمدیہ کے کام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس امر کو وضاحت سے بیان فرما دیا ہے۔ کہ خدام کو خدمتِ خلق بغیر کسی مذہب کی قید کے کرنی چاہیئے ہم نے اپنے رب کی صفات اپنے اندر پیدا کر کے اس کا مظہر بننا ہے جب اس کا سورج ہر ایک کو روشنی دینے میں بخل نہیں کرتا۔ تو ہمیں بھی یہی نمونہ دکھانا چاہیئے۔ خاکسار کرم الٰہی ظفر واقفِ زندگی تحریک جدید

ابراہیمؑ اور مثیلِ ابراہیمؑ کی صداقت کا ایک بیّن نشان

(۱)

چار ہزار سال پہلے خدا تعالےٰ کا ایک رفیع القدر نبی مبعوث ہؤا۔ یہ نبیوں کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ اس وقت دنیا کا تمدن ابتدائی مراحل میں سے گزر رہا تھا۔ آج نئی نئی ایجادات اور مختلف قسم کے آلات نے اکناف عالم کو ایک دوسرے سے قریب تر کر دیا ہے۔ لیکن وُہ زمانہ ایسا تھا جب قومیں الگ تھلگ بستی تھیں مقتدر سلطنتیں اور بڑی بڑی حکومتیں قائم نہ ہوئی تھیں۔ قوموں کے افراد کا رابطہ اور باہمی تعلق استوار نہ ہؤا تھا۔ یہ وُہ دَور تھا جب تہذیب و تمدن کی ابھی بنیادیں ہی رکھی جا رہی تھیں۔ اور اس عہد کی تمہید بن رہی تھی۔ جب دنیا کے کونے ایک دوسرے سے مل جائیں اور اس صفحہ ہستی پر بسنے والے آہستہ آہستہ عروج و کمال کے حصول کے تمام ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے باہم اتنے متعارف ہو جائیں۔ کہ ہر قوم کی تاریخ حیات ہمسایہ اقوام کے لئے ہی نہیں بلکہ سارے عالم کے لئے کھلی ہوئی کتاب بن جائے۔

(۲)

ایسے وقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے۔ عرب کے لق و دق صحراؤں سے کون واقف نہیں؟ اس کی بنجر زمینوں چٹیل میدانوں اور ویران ٹیلوں کا حال کس سے پوشیدہ ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کنعان سے اس ملک میں آئے اور اس بے آب و گیاہ قطعہ پر قربانی اور اطاعت کے بے نظیر نمونہ اپنے بیٹے اسمٰعیل اور توکل علی اللہ کا بے مثال مجسمہ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ کو خدائے واحد کے حوالے کرتے ہوئے چھوڑ گئے۔ اور پھر کئی سال بعد آپکی واپسی عرب میں ہوئی

(۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں تمام انسانوں اور تمام آئندہ آنے والی نسلوں کو ایک نقطۂ مرکزی پر جمع کر دینے کی تمنا پیدا ہوئی۔ ایک مرکز وحدت کی تعمیر کا جذبہ اٹھا۔ اور جلد ہی ایمان و اخلاص کے دو پیکر محنت و مشقت کی دو صورتیں سرگرم عمل ہو گئیں۔ عرب کی ریت میں بکہ مبارکہ کے قریب ایک چھوٹے سے گھر کی دیواریں اٹھائی گئیں یہ کعبۃ اللہ تھا۔ خدائے قدوس کی پرستش کے لئے پہلا گھر تھا۔ اور پھر تمام انسانوں کے لئے نقطۂ اجتماعی بھی! لیکن اس جذبہ کی تکمیل کتنا مشکل امر تھا۔ اس خواب کا شرمندہ تعبیر ہونا کتنا کٹھن تھا۔ وُہ عرب جس کے اندر کئی کئی سو میل تک تشنہ حلق کو تر کرنے کے لئے پانی کا ایک قطرہ میسر نہیں آتا تھا۔ وہاں آکر کون بسے گا! وہی بادِ سموم سے جلی ہوئی وادیاں جہاں آسمان نے ایک معصوم بچے کو شدت پیاس سے بلک بلک کر ایڑیاں رگڑتے دیکھا تھا۔ جہاں زمین نے ایک ماںتا کی ماری کو دفورِ محبت سے بے تاب ہو کر پانی کی تلاش کے لئے انتہائی اضطراب کے ساتھ حیران و سرگرداں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پایا تھا جہاں کی ریت کے اندر ہوا کی حرکت سے سینکڑوں قافلوں کی قبریں بن جاتی تھیں۔ جہاں گرمی کی حدت ناقابلِ برداشت اور سورج کی تپش خوفناک تھی۔ ہاں وہی ملک جو تمدن سے دور تھا۔ جہاں کے بسنے والے تہذیب سے بےگانہ علم سے عاری اور فنون سے ناواقف تھے۔ جہاں جاہلیت اپنی ساری تاریکیوں اور ہر قسم کی ظلمتوں کے ساتھ احاطہ کر چکی تھی۔ جہاں دلبستگی کے کوئی سامان اور کشش کے کوئی ذرائع نہ تھے۔ جو مخلوق خداوندی کو کھینچ لاتے۔ ایسی جگہ پر کسی سادہ سی چار دیواری میں کونسا جذبہ تھا کہ خدا کے بندے اس کے لئے کشاں کشاں آ جاتے؟ یقیناً مادی نگاہوں میں یہ بات ناقابلِ عمل تھی۔ بلا شک طاغوتی طاقتیں اس ساری محنت کو انسانی حماقت کا ایک بے نتیجہ مظاہرہ قرار دے رہی تھیں۔ اور بلا ریب شیطان کے خیال میں یہ جذبہ بے معنی۔ یہ ساری تگ و دَو فضول اور یہ تمام کوشش بے فائدہ تھی۔

(۴)

مگر حضرت ابراہیمؑ خدا کے بندے تھے۔ اُن کے دل میں یہ پاکیزہ اور بلند جذبہ ایمانِ کامل کے ساتھ پیدا ہُوا تھا۔ وُہ رحمتِ خداوندی کی بارش اور تائید ایزدی کے انوار سے بے امید نہ تھے۔ اس گھر کی تعمیر محبت باللہ کا ایک مظاہرہ تھی۔ جس خدا کے لئے انہوں نے یہ سب کچھ کیا تھا۔ وُہ اسی کے سامنے ایک التجا لے کر حاضر ہو گئے۔ اور انتہائی تضرع اور عجز کے ساتھ یہ دُعا کی۔ کہ اے معبود حقیقی مَیں نے یہ گھر تیری عبادت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ تو ہی اس کا پاسبان ہو تو ہی اس ویرانہ کو آباد کر۔ الٰہی مجھے اور میری ساری نسلوں کو صنم پرستی اور شرک سے محفوظ رکھیو۔ مَیں نے اپنی ذریت کو اس وادیٔ غیر ذی زرع کے اندر اس عظمت و حرمت والے گھر کے جوار میں لا بسایا ہے۔ تا تیرا ذکر اس مقام سے بلند ہو کر عالم میں پھیلے پس تو ہی اس گھر کو عزت بخش۔ تو ہی لوگوں کے دل اس طرف کھینچ۔ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بسنے والے مختلف الاقوام انسانوں کے لئے اس مقام کو مرجع بنا دے اور ان کے لئے ہر قسم کی روزی کا سامان پیدا کر۔ تا تیرے نام کی حمد اور ستائش ہو۔ تیرا ذکر اس عالم میں بلند ہو۔ اور تیری توحید قائم و راسخ ہو جائے ؎

(۵)

یہ دُعا خدا کے اس مطہرو مزکی انسان کے مُنہ سے نکلی۔ جو نبیوں کے باپ ہیں۔ الٰہ العالمین نے یہ التجا سنی۔ اور اپنے فرستادہ کو نوازا۔ ابراہیمی گزارشات رنگ قبولیت لائیں۔ اور خدائی بشارت ان الفاظ میں ظاہر ہوئی کہ اے ابراہیم یقیناً یہ گھر مرجع خلائق بنایا جائے گا۔ اسے آباد کیا جائے گا۔ حتیٰ کہ یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامرٍ یاتین من کل فج عمیق۔ یہاں لوگ پیدل بھی آئیں گے۔ اور سوار بھی۔ خدا کے بندے اس کی توصیف اور حمد کے لئے دور و نزدیک سے اور مشرق و مغرب سے سفر کی ہر قسم کی صعوبتیں اور غریب الوطنی کی کلفتیں برداشت کرتے ہوئے آئیں گے۔ ہاں یہی دنیا کے لئے مرکزِ وحدانیت قرار دیا جائے گا۔ اور یہ بستی جس میں اُسے تعمیر کیا گیا ہے اُمّ القریٰ کہلائے گی ؎

(۶)

یہ الٰہی وعدہ کس طرح پُورا ہؤا؟ اس کے لئے دلائل کی ضرورت نہیں ؏

آفتاب آمد دلیل آفتاب

تاریخ عالم کے اوراق کتاب مبین کی طرح اس ایفائے عہد کے شاہد ہیں۔ ہزاروں سال گزرے دُنیا بدلی۔ کائناتِ عالم میں حیرت انگیز تغیرات رونما ہوئے سینکڑوں انقلاب آئے۔ آبادیاں تعمیر ہوئیں۔ اور بَن ہو گئیں۔ شہر آباد ہو ہو کر مٹے۔ طاقتور حکومتیں عظیم الشان اقتدار کے بعد زوال پذیر ہوئیں۔ مملکتیں تباہ ہوئیں نظامِ ارضی میں تبدیلیاں آتی رہیں۔ تہذیب و تمدن نے ارتقاء کے بہت سے دَور طے کئے۔ خود بیت اللہ کی ظاہری ہیئت میں تبدیلیوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کی چار دیواری

میں شکست و ریخت ہوتی رہی۔ زلزلوں اور طوفانوں نے اثر انداز ہونے کی کوشش کی۔ یمن کی فوجیں بھی حملہ آور ہوئیں۔ شیطان نے بھی تین سو ساٹھ بتوں اور ان کے احمق پجاریوں کے غول در غول گروہوں کے ساتھ اس کی شان توحید کو داغدار بنانے کی سعی ناکام کی۔ لیکن آج کعبۃ اللہ کی شان اسی طرح قائم ہے۔ نہیں بلکہ روز بروز بڑھ چڑھ کر قائم ہوتی چلی جاتی ہے۔ حج کے موقعہ پر ہزاروں لاکھوں انسانوں کا بے نظیر و بے عدیل سالانہ اجتماع کچھ کم تحیّر زا نظارہ نہیں۔ وہاں ایک تماشائی کی نگاہیں کالے اور گورے، مشرقی اور مغربی امریکہ اور افریقہ کے بسنے والے۔ زرد سیاہ فام۔ اور سفید و سرخ اقوام سب ہی کا مشاہدہ کرتی ہیں۔ ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دعائے خلیل کی قبولیت کا حسین ترین مرقع اس بستی سے ہویدا ہوا تھا۔ یہ سارے جمع ہونے والے اس سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے اور خدائے برحق کی وحدانیت کا [illegible] ہوئے اللھم لبیک۔ اللھم لبیک کہتے اور بیت اللہ کے گرد پروانہ وار گھومتے نظر آتے ہیں۔ یقیناً یہ خدائے واحد کی قدوسیت کا ایک واضح نشان ہے۔ اور بلاشک ابراہیمؑ کی صداقت کا کھلا کھلا ثبوت! کون دیانتدار انسان ہے جو ادنےٰ تامل کے بعد بھی اس کا انکار کر سکے؟

(۷)

چار ہزار سال بعد محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی میں ابراہیمؑ کا ایک مثیل خدا تعالےٰ کی طرف سے قادیان میں مبعوث کیا گیا۔ کیونکہ شیطان اپنی ساری ناکامیوں کے بعد ایک آخری کوشش کے لئے اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت توحید کے خلاف صف آرا ہو گیا تھا۔ دنیا مادیت میں غرق تھی۔ مغرب اپنی ایجادات میں مغرور اور مشرق اپنے توہمات میں مسرور تھا۔ خدا کا نام ثریا پہ اُٹھ چکا تھا۔ عالم اسلام دشمنوں کے نرغے میں آ گیا تھا۔ شریعت کو ملّہ معطل کی جا چکی تھی۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام پر مرمٹنے کا دعوےٰ کرنے والے اپنے مذہب سے بیگانہ اور دین سے قطعی ناآشنا ہو چکے تھے۔ اسلام کے خلاف غیروں کی کوشش ان کی رگ حمیت کو حمایت اسلام کے لئے جوش میں نہ لا سکی۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کا اللہ ہی حافظ تھا۔ اور مسلمان عالموں نے تو خود ہی کہہ دیا تھا۔ کہ اب حالت مایوس کن ہے۔ اسلام کا پھر سے پنپنا اور اُبھرنا ناممکن۔ بالکل ہی ناممکن ہے۔

(۸)

اس دردناک حالت کو دیکھ کر اس پاکیزہ انسان کا دل تڑپا۔ اس کے دل میں اسلام کے احیاء کے لئے اُبال پیدا ہوا۔ اور اس کی روح آستانہ الوہیت پر سراپا التجا ہو کر چلائی کہ۔

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے
چھا رہا ہے ابر یاس اور رات ہے تاریک و تار

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار

ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حضور یہ عرض کی تھی۔ کہ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ۔ اے میرے مولا! تو ہی لوگوں کے دل ان کی طرف کھینچ لا۔ ابراہیم ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر یہ الفاظ اس رنگ میں جاری ہوئے کہ۔

اِن دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تُو تو رب العالمین ہے اور سب کا شہریار

(۹)

رب العالمین قادر خدا ایک دفعہ پھر رجوع برحمت ہوا۔ رحمت ایزدی کی بارشیں ایک بار اور نازل ہوئیں۔ حضرت سیدنا احمد علیہ السلام نے توحید الٰہی کے قیام۔ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام کی عظمت اور اسلام کے احیاء کے لئے قادیان کی گمنام بستی سے خدا کے نام پر اور اسی کے حکم سے علم بلند کیا تھا۔ خدا تعالےٰ نے حضور کی دعاؤں کو سنا۔ اور وہی الفاظ جو چار ہزار سال بیشتر ابراہیم علیہ السلام کو خوشخبری دیتے کے لئے نازل ہوئے تھے۔ ایک دفعہ پھر وہی شیریں صدا سننے میں آئی۔ اور خدا نے فرمایا۔ کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ویاتون من کل فج عمیق۔ مومنین کے دل اس وعدہ کو سنکر مسرت و انبساط کے ساتھ اچھلے۔ گلستان اسلام کے دوبارہ شاداب ہو جانے کی پیش خبری معمولی امر نہ تھا۔ یہ تو نیا آسمان اور نئی زمین بسانے کے مترادف تھا۔ دہریت کا دیو مہیب اپنے پنجے بحر و بر میں اس قدر گاڑ چکا تھا۔ کہ شیطان ان الفاظ کو سنکر حقارت سے مسکرا دیا۔ وہ تو اپنی کامیابی اور عروج کے نشے میں غرور و تکبر کے ساتھ اترا رہا تھا۔

(۱۰)

احمدیت کے قیام کو پچاس ہی سال گزرتے ہیں۔ ابھی وہ آنکھیں موجود ہیں۔ جنہوں نے خود اس نظارہ کو مشاہدہ کیا ہے۔ جب حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رفیقوں کا نہایت مختصر سا گروہ تھا۔ جب قادیان بہت ہی چھوٹا سا گاؤں تھا۔ جب آپ کی آواز پر کوئی کان نہ دھرتا تھا۔ لیکن ان چند گنتی کے سالوں نے ایک بے نظیر اور محیر العقول نظارہ دیکھا ہے۔ احمدیت کی کونپل پھوٹی اور ملا قستور تناور درخت بن گئی۔ اسلام کے گلشن میں پھر بہار آئی۔ اور اس کے اثمار دنیا کے کونے کونے میں پھیلے۔ آج ملک ملک اور قوم قوم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین موجود ہیں۔ لاکھوں انسان آپ کے دامن کیشوں کے حلقہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ قادیان بڑھتے بڑھتے ایک شہر کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ خدا تعالےٰ لوگوں کے دلوں کو خود بدل رہا ہے۔ اور وہ اس طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ جذب صداقت انہیں کشاں کشاں لئے چلا آتا ہے۔ اطراف عالم سے ہزاروں زائرین ہر سال قادیان میں جمع ہوتے اور معارف الٰہیہ و انوار ربانیہ سے مستفید ہوتے ہیں کیا یہ صداقت کا مبین نشان نہیں؟ کیا یہ خدا تعالےٰ کی وحدانیت کا نمایاں اور کھلا ثبوت نہیں؟ یقیناً خدا سچا ہے۔ یقیناً ابوالانبیاء ابراہیمؑ صادق اور راستباز تھے۔ اور یقیناً مثیل ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا تعالےٰ ہی کے مرسل اور فرستادہ نبی تھے۔

پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اُٹھ جائے اماں پھر سچے ہو دیں شرمسار

خاکسار۔ خلیل احمد بی۔ اے

معلومات عامہ

ٹڈی دل کی تباہ کاریوں کی روک تھام

چند برس ہوئے۔ ماہر حشرات الارض راؤ بہادر رام چندر راؤ ٹڈی دل کی تباہ کاریوں کی روک تھام کی تجاویز وضع کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ اب آپ نے آٹھ سال کی تحقیقات اور دیکھ بھال کے بعد حسب ذیل تجویز پیش کی ہے۔

ٹڈی دل کی تباہ کاریوں کے انسداد کا سب سے عمدہ طریق یہ ہے کہ انڈے تلف کئے جائیں۔ اس کے لئے تین قوموں کا آپس میں مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ ورنہ اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ان کی رائے میں ہندوستان۔ ایران۔ عرب کا مل کر کام کرنا ضروری ہے ان کی چھان بین کی رو سے کران ٹڈی دل کا مرکز ہے۔ اگر اس خطہ سے ٹڈی دل کو باہر نکلنے سے روک دیا جائے۔ تو وہ ملک کے ہرے بھرے کھیت چٹ نہ کر سکے۔ شمال مغربی ہندوستان کے زرخیز اضلاع ٹڈیوں کی آفت سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر بلوچستان کے اندر روک تھام ہو اسی طرح اگر سندھ اور مغربی راجپوتانہ میں ٹڈیوں کی پیش بندی کی جائے۔ تو جاڑے میں بلوچستان اور ایران اس بلا سے محفوظ رہیں۔

ایک ٹڈی سال بھر میں ۱۰۰ انڈے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ایک ایک ٹڈی سے اور سو سو پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ٹڈیاں ریتلی زمین میں جہاں تھوڑی سی بارش ہو چکی ہو انڈے دیتی ہیں جن سے دو تین ہفتے میں بچے نکل آتے ہیں۔ اگر سردی کا زور ہو۔ تو چھ ہفتے میں بچوں کے پر نکل آتے ہیں۔ اور ڈیڑھ مہینے سوا مہینے میں بچے دینے کے قابل ہو جاتی ہیں

کراچی میں ایک خاص محکمہ قائم ہونے والا ہے۔ جو ٹڈی دل کی آمد و رفت کی دیکھ بھال کر کے گھبرا لگا ہے اطلاع مشتہر کرتا رہے گا۔

ہندوستان روئی کی پیداوار کے لحاظ سے دوسرے درجہ پر ہے

سنٹرل انڈین کاٹن کمیٹی بمبئی کی سالانہ شائع شدہ رپورٹ مختتمہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ بلحاظ روئی کی پیداوار کے ہندوستان تمام دنیا میں دوسرے درجہ پر ہے اس سے ملک کی اقتصادیات میں روئی کی پیداوار کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

امسال ہندوستانی ملوں میں چار چار سو پونڈ کے ۳۹۹۳۸۲۶ گٹھے صرف ہوئے اس کے مقابل سال ۳۷-۱۹۳۸ء میں بہ نسبت پرسال تا ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء ۲۷۳۱۲۹۷ گٹھے صرف ہوئے تھے۔ اس زیادتی کی وجہ یہ ہے کہ روئی کا نرخ گرا رہا اور جاپان کی توجہ زیادہ تر چین کی جنگ پر رہی۔ ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کو ختم ہونے والے سال میں ہندوستانی روئی کے ۵۸۷۳۰۰۰ گٹھے صرف کئے گئے ہیں۔ اس کے مقابل پر ۱۹۳۷ء میں ۷۰۲۲۰۰۰ گٹھے صرف ہوئے تھے۔

رپورٹ مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شولے انسٹی ٹیوٹ اور لنکا شائر کاٹن کمیٹی نے اب بعض جدتیں پیدا کی ہیں۔ جن میں چھوٹے کی روئی جو زیادہ تر ہندوستان سے جاتی ہے برطانیہ میں زیادہ کام میں لائی جا سکتی ہے۔ ان تجربات سے ہندوستان کی روئی کے لئے نئی راہیں کھل جانے کی امید کی جاتی ہے۔ سنٹرل کاٹن کمیٹی نے بعض ایسی تجاویز پر بھی غور کیا۔ جن سے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچے۔

حساب سے معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ کی روئی ہندوستان میں بہت کم مقدار میں آتی ہے کم رقبہ زمین پر روئی کی کاشت کرنے اور چھوٹے ریشہ کی روئی کو بھی کام میں لانے کے متعلق غور ہوا۔ اور اس سلسلہ میں صوبجاتی حکومتوں سے سفارش کی گئی کہ جن علاقوں میں روئی مفید صورت میں پیدا نہیں ہوتی وہاں پیدا کی جائے۔ نیز لمبے یا اوسط ریشے کی روئی کی کاشت پر بھی توجہ کی جائے۔

کمیٹی نے آل انڈیا ریڈیو کے اشتراک سے پنجاب۔ صوبجات متوسط بمبئی اور مدراس کے بعض مقامات کے بازاروں میں روئی کا نرخ مشتہر کرنے کے لئے ریڈیو کا انتظام کیا ہے۔ اس سال ریاست حیدر آباد۔ پنجاب۔ صوبجات متوسط۔ برار اور سندھ میں روئی زیادہ مقدار میں پیدا ہوئی۔ سال زیر تبصرہ میں ۱۱۴ اسکیموں کو امداد دی گئی جس سے زیادہ تر بتولے کی تقسیم۔ مارکٹنگ اور ذخیرہ کی ترقی کا کام ہوا۔ کمیٹی کی طرف سے مختلف مقامات اور اداروں میں روئی کی تحقیقات کے کام میں لوگوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ بہت سے افسران ٹریننگ کے لئے باہر کے ملکوں میں بھی بھیجے جاتے ہیں۔ اس طرح اب تک کمیٹی ملک کے اندر تربیت پانے والے اور باہر کے ملکوں میں بھیجے جانے والوں کے لئے ۵۷ وظائف دے چکی ہے۔

گندم کے زیر کاشت رقبہ میں کمی

پنجاب کی ۳۹-۱۹۳۸ء کی فصل گندم کے بارہ میں پہلی سرکاری رپورٹ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ امسال رقبہ زیر کاشت میں سولہ فی صدی کمی واقع ہوئی ہے۔ برطانوی علاقہ کے رقبہ زیر کاشت کے دسمبر ۱۹۳۸ء تک کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

۳۹-۱۹۳۸ء میں رقبہ زیر کاشت کا اندازہ = ۸۳۱۷۰۰۰ ایکڑ ۳۸-۱۹۳۷ء کا زیر کاشت رقبہ = ۹۹۴۴۷۰۰ ایکڑ۔ چہار سالہ اوسط = ۹۲۲۰۱۰۰ ایکڑ پچھلے سال کے رقبہ کے مقابلہ میں امسال ۱۶ فیصدی کی کمی واقع ہوئی ہے۔ رقبہ زیر کاشت میں سب سے زیادہ کمی حصار۔ رہتک۔ گوڑگانواں۔ اٹک۔ کرنال۔ لاہور۔ کانگڑہ۔ جالندھر۔ گجرات میانوالی انبالہ اور ہوشیار پور کے اضلاع میں ہوئی ہے۔ اس کے برعکس ڈیرہ غازی خان اور راولپنڈی کے اضلاع میں رقبہ زیر کاشت میں بالترتیب ۶ اور ۴ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ دیسی ریاستوں میں رقبہ زیر کاشت کا اندازہ = ۱۱۴۳۱۰۰ ایکڑ لگایا جاتا ہے۔ جب کہ اس کے مقابلہ میں پچھلے سال کا اندازہ = ۱۲۱۰۰۰ ایکڑ لگایا گیا تھا۔ اور اصل رقبہ ۱۵۲۵۹۰۰ ایکڑ تھا۔ موجودہ رقبہ پچھلے سال کے رقبہ سے ۲۵ فی صدی کم ہے۔ جولائی میں پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقوں کو چھوڑ کر ہر جگہ بارش کی قلت رہی۔ اگست میں سرگودھا اور شمال مغربی اضلاع میں کافی بارش ہوئی۔ اس کے سوائے تمام علاقوں میں بارش کی قلت رہی۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں بارش بالکل نہیں ہوئی۔ لہذا موسم کاشت کے لئے ناموافق رہا۔ اگست کے بعد موسم بالکل خشک رہا۔ بارش کی سخت ضرورت ہے۔ کھڑی فصل میں اندازہ سے ۸۵ فیصدی پیداوار ہونے کی توقع ہے۔

معاونین "الفضل" کا شکریہ

ماہ جنوری کے آخری نصف میں "الفضل" کے سترہ نئے خریدار بنے ان میں گیارہ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی اور چھ خریدار مندرجہ ذیل اصحاب نے مہیا فرمائے۔ جن کا ہم دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

سید بشیر احمد صاحب کوٹری (سندھ)	ایک خریدار
شیخ اصغر علی صاحب قادیان	"
منشی برکت علی صاحب ضلع دار (ضلع لائل پور)	"
جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد	"
شیخ محمد حسین صاحب ریٹائرڈ قانونگو قادیان	"
ملک عمر علی صاحب رئیس کھوکھر ضلع ملتان	"

دوسرے احباب سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے حلقہ احباب میں الفضل کی خریداری کی تحریک فرمائیں۔ بعض دوست جو استطاعت رکھنے کے باوجود الفضل نہیں خریدتے۔ ان کو ضرور خریدار بنانا چاہیئے۔ امید ہے۔ دوست ہماری اس گذارش پر عمل فرما کر ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ (خاکسار مینیجر)

اہم ملکی حالات اور واقعات

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہندو مسلم فساد

حکومت صوبہ سرحد کے پبلسٹی افسر نے ۳ فروری کو پشاور سے فسادات ڈیرہ اسمٰعیل خان کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں نے عید کی تقریب کے سلسلہ میں اپنے ایک کھیت میں دو گائیں ذبح کیں۔ لیکن ہندوؤں میں یہ افواہ پھیل گئی۔ کہ ان کے ایک کنوئیں کے نزدیک ذبح کی گئی ہیں۔ اس افواہ کو سنکر ہندوؤں کا ایک گروہ اس مقام کی طرف روانہ ہوا اور اس کی مزاحمت کے لئے مسلمانوں کا بھی ایک ہجوم ہو گیا۔ لیکن پولیس نے فریقین کو منتشر کر دیا۔ ہندوؤں کے اس نازیبا رویہ کے خلاف مسلمانوں نے ایک احتجاجی جلسہ کیا۔ جلسہ سے فارغ ہو کر جب مسلمان شہر کو واپس آ رہے تھے۔ تو ایک قسم کا جلوس بن گیا۔ جب یہ جلوس شہر میں پونچا۔ تو ہندو مسلمان ایک دوسرے پر اینٹیں اور بوتلیں پھینکنے لگے۔ جب افسران ضلع پونچے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ بعض دکانوں کو آگ لگ رہی ہے۔ اور بعض ہندو اپنے مکانوں کی چھتوں سے مسلمانوں پر فائر کر رہے ہیں۔

بعد کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ قریبًا ۱۴ اشخاص ہلاک اور ۲۱ زخمی ہوئے ہیں۔ ڈیڑھ سو کے قریب دوکانیں جلائی یا لوٹی گئی ہیں۔ جن میں سے آٹھ لاشیں بھی نکلی ہیں زخمیوں میں ۵ ہندو اور سولہ مسلمان ہیں۔ اور اکثر کی حالت نازک ہے۔

وزیر اعظم صوبہ سرحد۔ معہ وزیر مالیات اور انسپکٹر جنرل پولیس بذریعہ ہوائی جہاز آج وہاں پونچے۔ اور حالات کا معائنہ کیا۔ آپ نے وعدہ کیا۔ کہ جن لوگوں کو نقصان پونچا ہے۔ ان کی تلافی کا خیال رکھا جائے گا۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کا تازہ بیان

پنڈت صاحب موصوف آج کل ڈاکٹر ٹیگور کے پاس شانتی نکیتن میں مقیم ہیں۔ یہیں آپ نے طلباء کے ساتھ مختلف مسائل پر گفتگو کے دوران میں کہا صدر کانگرس کے انتخاب کے متعلق گاندھی جی کا بیان کوئی نئی چیز نہیں بلکہ وہ کئی ماہ ہوئے اس قسم کی ایک تجویز پہلے بھی پیش کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا کہ عہدوں کے جھگڑے کی بناء پر آئندہ کانگرس کو کس قسم کے حالات پیش آنیوالے ہیں۔ اس کے متعلق فی الحال میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آجکل کانگرس میں کئی قسم کے رجحانات پرورش پا رہے ہیں اور کانگرسیوں کی بھاری اکثریت ایسی ہے۔ جو کسی بھی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتی لیکن کانگرس کی ایگزیکٹو کمیٹی پر جب تک ایک ہی خیال کے لوگوں کا قبضہ نہ ہو۔ کام نہیں چل سکتا

ہندو مسلم سوال کے متعلق آپ نے کہا کہ کانگرس مسلم لیگ کے ساتھ اس موضوع پر ہر وقت مکمل اور جامع تصفیہ کیلئے تیار ہے لیکن وہ ہندوستانی قومیت کے مشترکہ تصور کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ مطلب یہ کہ وہ اسے مسلمانان ہند کی نمائندہ سیاسی مجلس تسلیم نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا دعوےٰ ہے کہ تمام ہندوستان کی سیاسی نمائندگی کا حق اسے اور صرف اسے ہی حاصل ہے۔

مرکزی اسمبلی میں محکمہ ریلوے پر شدید نکتہ چینی

۳ فروری کو دہلی میں مرکزی اسمبلی کا بجٹ سشن شروع ہوا۔ ایک ممبر نے ہزاری باغ کے قریب ریلوے حادثہ پر بحث کے لئے تحریک التوا پیش کی۔ جس کے دوران میں مختلف ممبروں نے ریلوے کے نظم و نسق پر شدید نکتہ چینی کی۔ اور ایسٹ انڈین ریلوے پر حادثات کی تحقیقات کے لئے تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر کا مطالبہ کیا۔ ایک ممبر نے کہا۔ کہ حوادث اس قدر زیادہ ہو رہے ہیں۔ کہ لوگ ریل کے سفر سے ڈرنے لگے ہیں جس سے ریلوے کی آمد میں کمی ہو گئی ہے۔ سر عبد الحلیم غزنوی نے کہا۔ کہ یہ محکمہ بہت سنگدل اور لاپروا ہو گیا ہے۔ اس کے تمام نظم و نسق میں تبدیلی کی ضرورت ہے

ایک اور ممبر نے اس حادثہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ حادثہ کے بعد ڈبوں کو جو آگ لگائی گئی۔ وہ اس محکمہ کی کارستانی ہے۔ تاکہ تباہ کاری پر پردہ ڈالا جا سکے۔ اور مٹی کے تیل کے کنستروں کا پایا جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ عمدًا ایسا کیا گیا۔ ورنہ یہ کنستر کہاں سے آگئے

ان سب تقریروں کے جواب میں سر ٹامس سٹوارٹ ریلوے ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریلوے ملازموں پر آگ لگانے کا الزام بہت مضحکہ خیز ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسافروں نے دیاسلائیاں جلا جلا کر اپنے مال اسباب اور عزیز و اقارب کو دیکھنے کی کوششیں کیں جس سے ابتداءً گھاس وغیرہ کو آگ لگی۔ جو پھیلتے پھیلتے ڈبوں تک جا پونچی۔ مٹی کے تیل کے کنستر تیسرے درجہ کے مسافر اپنے ساتھ رکھ لیا کرتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ یا ممکن ہے بجلی کو آگ لگ گئی ہو۔

آپ نے اعلان کیا۔ کہ حکومت ہند نے ایک جوڈیشل ٹریبیونل مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو تحقیقات کرے گا۔ کہ اس قسم کے حوادث کیوں پیش آتے ہیں۔ اس کے بعد یہ تحریک بلا ڈویژن پاس ہو گئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ حکومت ہند کی اس بناء پر مذمت کی جائے۔ کہ وہ ایسے حوادث کی روک تھام کے لئے موثر تدابیر اختیار کرنے میں ناکام رہی ہے۔

لنڈن کانفرنس فلسطین کے عرب نمائندے کیا چاہتے ہیں

۲۸ فروری کو لنڈن میں فلسطین کے جھگڑے کا تصفیہ کرنے کیلئے برطانوی حکومت اور عرب ممالک کے نمائندوں کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ تمام ممالک کے عرب نمائندے اس بات پر متفق ہیں۔ کہ فلسطین کا آئندہ آئین پارلیمنٹری لائینوں پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اور عربوں اور یہودیوں کی ایک نمائندہ اسمبلی قائم کی جانی چاہیئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس قسم کی اسمبلی قائم کر دیگئی۔ تو عربوں کی ایجی ٹیشن ختم ہو جائے گی اور اس قسم کے آئین کا سارے فلسطین میں خیر مقدم کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ مصری وفد کے سرکردہ ممبر نے مفتی اعظم کے خیالات معلوم کرنے کیلئے ان سے بیروت میں ملاقات کی تھی۔ واپسی پر انہوں نے مصری وفد کے ممبروں کی ایک کانفرنس کل بلائی تھی جسمیں مصری وفد کے ممبروں کے علاوہ سعودی عرب اور عراق کے نمائندگان بھی شامل ہوئے اس کانفرنس میں مصری ممبر نے مفتی اعظم سے اپنی ملاقات کے حالات بیان کئے اور بتایا کہ مفتی اعظم فلسطین کیلئے کس قسم کا آئین چاہتے ہیں مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب ممالک کے تمام نمائندے تمام امور پر ایک ہی رائے رکھتے ہیں

ایک جرمن فوجی لیڈر کا اعلان

برلن ۳ فروری۔ ایک سرکردہ نازی لیڈر نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ہماری سرحد مغرب کا قلعہ بند علاقہ ہے۔ نہ کہ دریائے رائن۔ ہماری سرحدیں معین ہیں۔ اور ان کے اندر کسی غیر ملکی فوجی کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انگریز اور امریکن اپنی سرحدوں کو جہاں چاہیں اٹھا کر لے جا سکتے ہیں۔ نیشنل سوشلزم کو اخبارات اور ریڈیو کے پراپیگنڈا اور پارلیمنٹ کے بے معنی مباحثوں سے نہیں دبایا جا سکتا نہ اسے مغربی اور امریکن جمہوریتوں کے ایجی ٹیٹر کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔